روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 14 جولائی 2009ء 20 رجب 1430 ہجری 14 وفا 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 157

اللہ تعالیٰ کی صفت رافع کے تسلسل میں ایمان افروز خطبہ

سب سے پیارے نبی اور لوگوں میں ارفع و اعلیٰ مقام آنحضرت ﷺ کا ہے

بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے اندر موجود شیطان کو ہلاک کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10/جولائی 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جولائی 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت الرافع کے تحت گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں رفع الی اللہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے دینی تعلیمات کی روشنی میں قرآن کریم میں مذکور انبیاء علیہم السلام کا رفع الی اللہ کے ذریعہ ارفع و اعلیٰ مقام کے بارے میں کھول کر بیان کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کو جب اس دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اس دنیا میں بھی بلند مقام عطا فرماتا ہے جو اس کی روحانی بلندی کی طرف نشاندہی کرتا ہے تاکہ دنیا کی اصلاح کر سکے اور پھر اگلے جہان میں بھی انبیاء کو ایک ارفع و اعلیٰ مقام ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سب سے ارفع و اعلیٰ مقام آنحضرت ﷺ کا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی آنحضرتؐ ہی ہیں۔ آنحضرتؐ نے معراج کے واقعہ میں انبیاء کو درجہ بدرجہ سات آسمانوں پر دیکھا اور آنحضرتؐ خود سدرۃ المنتہیٰ تک چلے گئے کیونکہ آپؐ کا مقام سب سے بلند تھا بلکہ معراج کے ہی واقعہ میں جب آنحضرتؐ کو چھٹے آسمان سے اوپر لیجایا گیا جہاں حضرت موسیٰؑ ملے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے میرے خداوند مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ کوئی نبی مجھ سے بھی اوپر اٹھایا جائے گا اور اپنے رفع میں مجھ سے بڑھ جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں رفع کا لفظ محض تحقق درجات کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ہر یک نبی اپنے درجے کے مطابق آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور اپنے قرب کے انداز کے موافق رفع سے حصہ لیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رفع صرف انبیاء کے ساتھ ہی مشروط نہیں ہے بلکہ مومنوں کا بھی رفع ہوتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جبکہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے، وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے، ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہے۔ اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اسے ہلاک کر ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی نجم ثاقب قرار دیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ مومن کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ استقلال سے کام لے، آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا منہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رفع کے حقیقی معنی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اعمال کی درستی اور خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے والے ہوں تاکہ اس تعلق اور قرب کی وجہ سے ہمیشہ شیطان کو ہلاک کرنے والوں میں شامل رہیں۔ آمین

روح حق کی بشارت

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ”میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیج دوں گا اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کریگی۔ اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاوے گی۔“ (یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14)

ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح کے بعد وہ تسلی دینے والا موعود ظاہر ہوگا اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس کی الہامی کتاب میں کوئی انسانی کلام نہیں ہوگا بلکہ شروع سے لے کر آخر تک خدائی کلام ہی اس میں ہوگا۔ (تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ :99)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ”امداد طلبہ“ کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

(سورۃ البقرۃ کی آخری آیت کی حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے پُرمعارف تشریح)

خدا تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کو انسان بجا لا نہ سکے یا اُس کی طاقت اور قدرت سے بالا ہو

یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور جب یہ کوشش ہو گی تبھی ایک مومن اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات کو پانے والا ٹھہر سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 رمئی 2009ء بمطابق 29 رہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 287 تلاوت کی اور فرمایا

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس کے لئے ہے جو اُس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اُسی پر ہے جو اُس نے (بدی کا) اکتساب کیا۔ اے ہمارے ربّ! ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابلے پر نصرت عطا کر۔

اس آیت کے شروع میں ہی خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) کہ اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی صلاحیتوں اور اس کی استعدادوں سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ پس وسعت کا لفظ جب انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کی محدود صلاحیتوں اور استعدادوں کو سامنے رکھتے ہوئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) سے ظاہر ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبوں میں بتا چکا ہوں خدا تعالیٰ کے لئے وَاسِع کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ خدا کی صفت اور نام ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ صلاحیتوں کی اور استعدادوں کی کوئی قید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جہاں جامع الصفات ہے اور تمام طاقتوں اور قدرتوں کا مالک ہے وہاں اس کی طاقتوں اور قدرتوں اور علم کی اتنی وسعت ہے جس کا کوئی کنارا نہیں۔ اس لئے اُن کے احاطہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بہرحال اس آیت کے حوالے سے میں چند باتیں کہوں گا جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں ہیں کہ انسان کو مختلف حالات میں اس کی وسعت کے لحاظ سے، اس کی طاقتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے مکلّف بنایا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کو انسان بجا نہ لا سکے یا اُس کی طاقت اور قدرت سے بالا ہو۔ پس یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور جب یہ کوشش ہو گی تبھی ایک مومن اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات کو پانے والا ٹھہر سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پس (۔) کی یہ خوبی ہے کہ وہ احکامات جو انسان کی طاقت اور استعدادوں کے مطابق ہیں، دے کر ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزا سزا کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ اور..........قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا کیا فطرت کے مطابق اور حکیمانہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہر ایک کی کمزوریوں اور صلاحیتوں کے مطابق ہیں اور پھر یہ کہ انسان کا نیک اعمال بجا لانا اور ان کو بجا لانے کے لئے کوشش کرنا اسے تمام گناہوں سے کلیۃً پاک نہیں کر دیتا۔ کیونکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی رگوں میں شیطان خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔ اس لئے کئی ایسے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں کہ انسان بعض غلطیاں اور گناہ غیر ارادی طور پر کر لے تو اُس کا کام ہے کہ استغفار کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش کرے اور نیکیوں کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے۔ اُن اعمال کو بجا لانے کی کوشش کرے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے ایک جدوجہد کرے تو خدا تعالیٰ جو وسیع تر رحمت والا ہے اور وسیع تر بخشش والا ہے اپنے بندے کی طرف بخشش اور رحم کی نظر سے متوجہ ہوتا ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔ جس کے لئے کسی کفّارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) اور یہ کس طرح اور کن کن باتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ وہ کون کون سی حالتیں ہیں جہاں انسان اپنے اعمال کا مکلّف نہیں اور کہاں وہ قابل مواخذہ ہو گا۔

ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت علمی سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ گو یہاں یہ تو پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی وسعت علمی سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ لیکن ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115) اب یہ دعا جو آنحضرت ﷺ کو سکھائی گئی جن کو ایسا علم دیا گیا تھا جو قیامت تک کے علوم پر حاوی ہے اور جو قرآن کریم نازل ہو رہا تھا خدا تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کیا کیا علم و عرفان کے خزانے آپؐ پر نازل ہونے ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم کے نازل ہونے کے بارہ میں جلدی سے کام نہ لو بلکہ یہ دعا کئے جا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ علم میں ترقی دیتا رہے تا کہ علم و عرفان کا جو سمندر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے میں موجزن فرمایا تھا، اس میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے۔

اور جب قرآن کریم نازل ہو گیا تب بھی آپ ﷺ کی یہ دعا تھی۔ تو آپؐ کے ماننے والوں کو اس دعا کی کس قدر ضرورت ہے اور اپنے علم کو وسعت دینے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس کے لئے آپؐ نے اپنی اُمّت کو نصیحت بھی کی ہے کہ علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے۔ یعنی علم کے حصول کے لئے محنت کرو۔ اور اپنے علم میں اضافہ کی طرف تا زندگی توجہ دیتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی نفس کو وہ تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ یعنی کسی شخص کو اُس وقت تک اس کا مکلّف نہیں کرتا، اس کی جواب دہی نہیں کرتا جب تک کسی معاملہ میں اس کی وسعت اور صلاحیت اور استعداد نہ پیدا ہو جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کو علم کے حصول کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور یہ صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں اور حتی الوسع اپنے علم کو بڑھانے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ پس ایک تو وہ علم ہے جو کہ انبیاء کو خدا تعالیٰ دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا لیکن ساتھ ہی یہ دعا بھی سکھائی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔اور دوسرے وہ علم ہے جو روحانی اور دنیاوی دونوں طرح کا ہے جس کے لئے ایک مومن کو محنت کرنی چاہئے اور ساتھ ہی دعا بھی کرنی چاہئے ۔اگر علم کے حصول کے لئے محنت کی ضرورت نہیں تھی تو پھر آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا بے معنی ہے کہ علم حاصل کرو خواہ صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں اور اس کے لئے سفر کرنے پڑیں۔لیکن علم کے حصول کے لئے صلاحیتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتیں۔اس لئے دعا بھی سکھائی کہ صرف اپنے پر بھروسہ نہ کرو بلکہ علم کے حصول کے لئے دعاؤں سے بھی خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور پھر جب یہ کوشش ہوگی تو ہر ایک اپنی اپنی استعدادوں اور وسائل کے لحاظ سے علم حاصل کرے گا۔دماغی صلاحیتیں بھی خدا تعالیٰ نے ہر ایک کی مختلف رکھی ہیں۔بچپن کی تربیت، اٹھان اور معاشرے کا بھی انسان پر اثر ہوتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے بھی درجے مقرر فرمائے ہیں ۔ ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے لحاظ سے علم حاصل کرے اور اس کے لئے کوشش کرے تو تب ہی تمہارے اندر وسعت پیدا ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے اس کے درجے مقرر فرما دیئے ہیں۔یہ نہیں کہ کم ذہنی صلاحیتوں جو علم کی کمی کی وجہ سے یا قدرتی طور پر کسی میں ہیں یا ماحول کے اثر کی وجہ سے علم میں کمی ہے۔اُسے بھی اسی طرح مکلّف کرے جتنا اعلیٰ ذہنی اور علمی صلاحیتوں والے کو اور جسے دینی اور دنیاوی علم حاصل کرنے کے تمام تر مواقع میسر آئے ہوں۔یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وسعت علمی کی وجہ سے تمام حالات کو جانتا ہے۔اس لئے جب وہ کسی کو مکلّف کرتا ہے تو وہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر کرتا ہے جو کسی بھی انسان کے بارہ میں اس کے علم میں ہیں۔اگر انسان اپنی صلاحیتوں کو جو خداداد ہیں اُس علم کے حصول کے لئے استعمال میں نہیں لاتا جس کے حاصل کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا تو ایسا شخص پھر جوابدہ ہے۔یہاں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا کا مطلب یہی ہے کہ اپنے نفس کو تم نے اس طرح استعمال نہیں کیا جو اس کا حق بنتا تھا اور ایک (۔) کہلانے والے کے لئے سب سے بڑھ کر دینی علم میں ترقی ہے جس کی اس کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہئے۔ورنہ شیطانِ لعین اَور طرف لگا دے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ہمارے نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔لیکن آپؐ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔پھر اَور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کرکے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 141-142 مطبوعہ ربوہ)

پس یہاں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) سے مطلب ہے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ علم کے حصول کی کوشش کرو۔اگر تم یہ کوشش کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے رہو گے۔کیونکہ وسعت علمی کی وجہ سے یعنی اُس علم کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی پہچان کی طرف مائل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک بڑھتا ہے اور اس ادراک کی وجہ سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔)(فاطر:29) کہ یقیناً حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں۔پس علم میں اضافہ دل میں خشیت پیدا کرتا ہے۔یہاں اُن علماء کا ذکر نہیں ہو رہا جو نام نہاد اور سطحی علماء ہیں۔سطحی علم حاصل کرکے اپنے علم سے دوسروں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے علم میں اضافہ ہوتا دیکھتے ہیں توں توں وسعت علمی اور خدا کی ذات کا ادراک انہیں ہوتا جاتا ہے اور ”جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا“ کا حقیقی مفہوم انہیں سمجھ آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے نا کہ ع

جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 52)

یہ حقیقی مفہوم ہے جو ایک عالم کو سمجھ آتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور تب پتہ چلتا ہے کہ علمی لحاظ سے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) کا حقیقی مطلب کیا ہے۔

دوسری بات جو حضرت مسیح موعود کے اس اقتباس سے مَیں نے اخذ کی، جو آپ نے بیان فرمائی کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) کہہ کر اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر واضح فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ”وہی عقیدے پیش کرتا ہے جن کا سمجھنا انسان کی حد استعداد میں داخل ہے تا اس کے حکم تکلیف مالا یطاق میں داخل نہ ہوں“۔(تفسیر حضرت مسیح موعود۔سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 775) یعنی طاقت سے بڑھ کر نہ ہوں۔اس آیت سے پہلی آیت میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا، ایمان کی حالت کے بارے میں، عقیدہ کے بارہ میں کہ (۔)(البقرہ:286) یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اس کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث بھی ہے جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس نے آ کے مختلف سوال کئے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ آیا اور گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور پھر سوال کئے اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر پر یقین رکھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان ...... حدیث نمبر 8)

اب یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے ماننے میں کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں۔اگر فطرت نیک ہو، اللہ تعالیٰ کی تلاش ہو تو کائنات کیا زمین پر ہی اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے مختلف نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین پیدا کرتے ہیں۔اور پھر اس کارخانہ قدرت کو دیکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے ہوئے ملائکۃ اللہ پر انسان غور کرتا ہے۔تمام نظام کائنات کو دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے تو فرشتوں کی حقیقت بھی اپنی اپنی ذہنی اور علمی استعداد کے مطابق ہر انسان پر کھلتی چلی جاتی ہے۔پھر خدا کے انبیاء پر جو کتابیں اتریں ان پر مُہر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں قرآن کریم نے ثبت کی۔اُن کی غلطیوں اور خامیوں اور تحریفوں کی نشاندہی کی۔ان کی بعض تعلیمات کی تصدیق کی اور بعض کی تردید کی۔قرآن کریم کی تصدیق اور اس کی حفاظت کا اعلان کرکے اور آج تک یہ ثابت کرکے کہ اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے اس پر ایمان میں پختگی پیدا کرنے کا اعلان فرمایا۔اور جو تعلیم قرآن کریم میں دی، اس کے متعلق یہ اعلان فرما دیا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر عمل انسانی استعداد سے بالا ہو۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کروڑہا (۔) نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اس پر عمل کرکے دکھایا۔

پھر رسولوں پر ایمان ہے۔اگر رسولوں کا انکار کیا گیا، تو ان قوموں کی بدقسمتی تھی لیکن اُن کی تعلیم اور اُن کے دعوے کبھی ایسے نہیں ہوئے جو کسی انسان کو تکلیف میں ڈالیں۔ہر نبی نے یہی کہا کہ مَیں اس طرح پر تمہیں خدا سے ملانے اور تمہارے فائدے کی تعلیم دینے کے لئے آیا ہوں، اور اس کے لئے مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر خدا کے پاس ہے۔میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں بلکہ تمہاری بھلائی ہے اور اس لئے کہ تم یوم آخرت پر یقین کرو اور جزا سزا کی تقدیر پر ایمان لاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی جناب سے نیک اعمال کرکے جزا حاصل کرو۔اس کی رضا کی جنتوں میں جاؤ۔اور نیک جزا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کس حد تک ہے؟ فرمایا کہ کسی بھی گناہ کا بدلہ اسی قدر ہے جتنا گناہ ہے اور نیکی کا بدلہ دس گنا اور اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ فرماتا چلا جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ جو تعلیم بھی انبیاء کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے ان کی استعدادوں

کے مطابق ہے۔ اگر پہلی قوموں کی ذہنی صلاحیتیں کم تھیں تو ان کے سامنے ان کی تعلیم بھی اس کے مطابق رکھی۔ اسی حوالے سے جو مَیں نے بتایا کہ جبریل آئے تھے تو اسی مجلس میں جہاں ایمان کا ذکر ہوا، فرشتے نے ارکان اسلام کا بھی ذکر کیا اور پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ (۔)۔ پھر نماز کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا نماز ہے۔ پھر روزہ ہے، پھر زکوٰۃ ہے، پھر حج ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان ......حدیث نمبر 8)

یہ نماز جو عبادت ہے، روزہ جو عبادت ہے، اس کے لئے بھی کسی کو مکلّف نہیں کیا۔ بلکہ اگر کوئی بیمار ہے تو اس کو بیٹھ کر یا لیٹ کر بھی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر سفر میں ہے تو جمع کرنے اور قصر کرنے کی اجازت ہے۔ اور اسی طرح روزہ ہے سفر میں نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ بیماری میں نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ زکوٰۃ ہے وہ صرف اُسی پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہے۔ حج ہے تو اُسی پر فرض ہے جو رستے کے وسائل بھی رکھتا ہو اور امن بھی ہو صحت بھی ہو تو اس کا حکم ہے۔ ساری چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائیں وہ انسان کی طاقت کے اندر رہتے ہوئے اس کے لئے فرض ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہر طبقہ نے ان باتوں پر عمل بھی کر کے دکھایا۔ قطع نظر اُن کے جو (۔) عمل نہیں کرتے کروڑ ہا (۔) ایسے گزرے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں، عمل کر کے دکھا رہے ہیں۔

اس حوالے سے تیسری بات جو حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا عمل اور نمونہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ الاحزاب: 22) یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اُسوہ حسنہ ہے۔ فرمایا کہ ’’ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کریں۔ .... خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔)‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 156)

پس یہاں یہ فرمایا کہ تم اس نبی کی پیروی کرو۔ جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود نے اس لفظ سے کی کہ ’’ظلّی طور پر‘‘ یعنی وہ معیار جو تم حاصل نہیں کر سکتے لیکن اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان پر عمل کرنے اور ان کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے کوشش کرو اور یہ ہر مومن پر فرض ہے۔ کیونکہ یہ صلاحیت ایک مومن میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے کہ ان نیکیوں کو بجالائے جن کا اُسوہ آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا ہے۔ صرف یہ کہنا کہ کیونکہ وہ معیار مَیں حاصل نہیں کر سکتا، اس لئے کوشش کی بھی ضرورت نہیں ہے، یہ بات ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض سے آزاد نہیں کر دیتی اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اُمّت میں کروڑوں لوگوں نے یہ نمونے قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور کر کے دکھایا ہے کہ ایک عام مومن بھی اس اسوہ حسنہ کو جو رسول کریم ﷺ نے قائم فرمایا اپنی استعدادوں کے مطابق قائم کر سکتا ہے، بجالا سکتا ہے، اس پر عمل کر سکتا ہے۔

پھر چوتھی بات اس حوالہ سے یہ ہے کہ گو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جو تعلیم وہ لائے اسے قبول کرنے کا ہر ایک کو حکم ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ پر ایمان لانا ہی نجات کا بھی باعث ہے۔ لیکن اگر کسی پر اتمام حجت نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ کیونکہ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی بات کا مکلّف نہیں بناتا اس لئے وہ شخص جس پر اتمام حجت نہیں ہوا۔

لیکن حضرت مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ ’’جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک...... اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 775)

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ ان الفاظ کے بعد حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ علم محض خدا تعالیٰ کو ہے کہ اس کے نزدیک باوجود دلائل عقلیہ، نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں کے کس پر ابھی تک اتمام حجت نہیں ہوا۔ ہمیں کسی کے باطن کا علم نہیں ہے اور چونکہ ہر ایک پہلو کے دلائل پیش کرنے اور نشانوں کے دکھلانے سے خدا تعالیٰ کے ہر رسول کا یہی ارادہ رہا ہے کہ وہ اپنی حجت لوگوں پر پوری کرے اور اس بارہ میں خدا بھی اس کا مویّد رہا ہے اس لئے جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ اپنے انکار کا آپ ذمہ وار ہے اور اس بات کا بار ثبوت اس کی گردن پر ہے اور وہی اس بات کا جوابدہ ہوگا کہ باوجود دلائل عقلیہ ونقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں اور ہر قسم کی راہنمائی کے، کیوں اس پر حجت پوری نہیں ہوئی۔ پس گو بغیر اتمام حجت کے خدا تعالیٰ نے کسی کو مکلّف نہیں بنایا لیکن مخالفین (۔) اور احمدیت کو یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ان کے نفس کے دھوکے انہیں یہ بات کہنے پر مجبور تو نہیں کر رہے کہ ہم پر کوئی اتمام حجت نہیں ہوئی۔ دنیا میں ہر طرف فساد اور آفات، وہ نشانات تو نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کے طور پر ہیں۔ جبکہ زمانہ کے امام کا دعویٰ بھی موجود ہے۔

پھر پانچویں بات اس ضمن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف عقل باتوں کو ماننے پر کسی کو مجبور نہیں کرتا اور اس وجہ سے اسے مکلّف نہیں ٹھہراتا کہ کیوں یہ باتیں نہیں مانیں۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکیم کا لفظ آیا ہے۔ ہر بات جو ہے حکمت سے پُر ہے۔ اس کی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو بجالانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بھی حکم اتارا ہے تمام تر حکمتوں کے بیان سے اتارا ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کو جب مبعوث فرمایا اور جن کاموں کو آپ کے لئے خاص کیا ان میں حکمت پھیلانا بھی ایک کام تھا۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو آئندہ آنے والے کے مقام کے بارہ میں دعا سکھائی گئی اُس میں بھی حکمت کو خاص طور پر پیش نظر رکھا گیا۔ حکمت کیا ہے؟ عدل و انصاف کو جاری کرنا ہے۔ اس کا مطلب علم کو کامل کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہر بات کی دلیل پیش کرنا ہے یعنی جب کوئی حکم دیا تو اس کے کرنے یا نہ کرنے کی وجوہات بتائیں اور یہی عقل کا تقاضا ہے۔

مثلاً شراب اور جوئے سے اگر روکا ہے تو روکنے کے حکم کے ساتھ فرمایا کہ (۔) (البقرۃ: 220) کہ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان کاموں میں بڑا گناہ ہے اور نقصان ہے اور اس میں لوگوں کے لئے بعض منفعتیں بھی ہیں اور ان کا گناہ اور نقصان ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

اب شراب پینے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ جہاں وہ انسان کو نشہ کی حالت میں لا کر عبادتوں سے روکتا ہے وہاں معاشرے کے امن کو بھی خراب کرتا ہے۔ اور پھر یہ بھی اب ثابت شدہ حقیقت ہے کہ شراب پینے والے کے جب وہ شراب کا ایک جام چڑھاتا ہے تو دماغ کے ہزاروں خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے شراب پینے سے اس دلیل کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور یہی حال جُوا کھیلنے والوں کا ہے۔ جُوا کھیلنے والا اتنا زیادہ ایڈکٹ (adict) ہو جاتا ہے کہ عبادت سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی چیز کی ہوش ہی نہیں رہتی۔ ناجائز ذرائع سے پیسہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وقت کا ضیاع کرتا ہے۔ گھریلو ذمہ داریوں سے پہلوتہی کرتا ہے۔ عقل کے استعمال کی بجائے شراب اور جوئے کی برائیوں میں پڑے ہوئے جو لوگ ہیں وہ جوش اور غصّہ دکھانے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن الکحل جو ہے اگر بالکل معمولی مقدار میں انسانی فائدے کے لئے دوائیوں میں استعمال کیا جائے، انسانی جان بچانے کے لئے دوائیوں میں استعمال کیا جائے تو وہاں یہ کی بھی جاتی ہے۔ ہومیو پیتھی دوائیوں میں بھی استعمال ہوتی ہے اور دوسری دوائیوں میں بھی۔ اتنی معمولی مقدار ہے کہ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ لیکن خالص شراب جو ہے وہ پینے والے چاہیں تھوڑی پئیں وہ اپنا نقصان کر رہے ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ عادت بڑھتی چلی جاتی ہے اور تھوڑی پینے کی جو عادت ہے وہ زیادتی

میں بدلتی چلی جاتی ہے۔اس لئے تھوڑی پینے کی بھی ممانعت ہے۔

اسی طرح اگر (۔) میں روزہ کا حکم ہے تو اس کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے اگر انسان سوچے تو نماز یا روزہ کا جو حکم ہے، خدا تعالیٰ کے جو یہ احکامات ہیں یہ انسانی فائدے کے لئے ہیں۔عبادت کے علاوہ اس کی صحت اور اس میں ڈسپلن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔جن کے نہ کرنے کا حکم ہے وہ بھی فائدے کی چیزیں ہیں۔جن کے کرنے کا حکم ہے وہ بھی بڑی حکمت لئے ہوئے ہیں اور انسان کی بقا کے لئے ضروری ہیں۔غرض اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور بغیر حکمت بیان کئے اللہ تعالیٰ کسی کو یہ نہیں کہتا کہ تم اس کام کو کرو یا نہ کرو۔

چھٹی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ’’قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی‘‘۔مثلاً فرمایا کہ (۔) (البقرۃ : 174) کہ اُس نے تم پر صرف مردار، خون، سؤر کے گوشت کو اور ان چیزوں کو جن کو اللہ کے سوا کسی اور سے نامزد کر دیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔مگر جو شخص ان اشیاء کے استعمال پر مجبور ہو جائے اور نہ تو وہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حدود سے آگے نکلنے والا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔اب یہ حکم ہے جو عقل کے مطابق ہے۔حکمت لئے ہوئے ہے۔اور انسانی قویٰ کی برداشت کے لحاظ سے بھی انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے کہ اگر جان کا خطرہ ہے تو ان حرام چیزوں کا استعمال کر تو سکتے ہو مگر صرف جسم کی بقا کے لئے، صرف سانس کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے۔لیکن کوشش کرو کہ حتی الوسع ان سے بچو اور جہاں تک ہو سکے حرام اور حلال کے فرق کو قائم رکھو۔

پھر ساتویں بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام انسانی طاقت کے اندر ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے اور نہ شرائع اور احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے‘‘۔یعنی یہ بتائے کہ میرے میں سب طاقتیں ہیں اور کوئی اس قسم کا معمہ پیش کرے جس کو کوئی حل نہ کر سکتا ہو اور پھر بڑے فخر سے کہے کہ دیکھو میری بات تم سمجھ نہیں سکے۔یہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ ’’نہ شرائع اور احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے۔‘‘ اور یوں پہلے سے ہی اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان؟ اور کہاں کا ان حکموں پر عملدر آمد؟‘‘ تو اللہ تعالیٰ نے کسی مشکل میں ڈالنے کے لئے حکم نہیں دیئے تھے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو آزماؤں کہ یہ بیہودہ انسان اور کمزور انسان کس طرح میرے حکم پر عمل کر سکتا ہے۔فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ اس سے برتر اور پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود (سورۃ البقرۃ آیت 287) جلد اول صفحہ 776)

پھر آٹھویں بات جو ہے اس تعلق میں یہ ہے کہ جو شرائط احکام کی بجا آوری کے لئے خدا تعالیٰ نے لگائی ہیں وہ ہر ایک کی ذہنی، جسمانی، علمی، معاشی، روحانی وسعت کے لحاظ سے ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے مرتبہ علمی اور عقلی اور جسمانی اور معاشی اور روحانی کے لحاظ سے احکام بجالانے کا پابند اور قابل مواخذہ ہے۔لیکن جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں انہیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بجالانا بہر حال ہر مومن پر فرض ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دیہاتی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (۔) کے بارہ میں پوچھا۔آپؐ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔اس پر اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہاں اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔اسی طرح آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔اس نے اس پر عرض کیا کہ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ہاں ثواب کی خاطر تم نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔اس پر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ خدا کی قسم نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔تو آپ ﷺ نے وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسے کامیاب و کامران سمجھو‘‘۔

(مؤطا امام مالکؒ باب جامع الترغیب فی الصلاۃ)

تو ہر ایک کی جو جو استعدادیں ہیں اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔ آپ کچھ نوافل کی تلقین بھی فرمایا کرتے تھے۔

پھر نویں بات یہ کہ قرآن کریم کے تمام احکامات قابل عمل ہیں۔اس کا اَور رنگ میں مختصر ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو انسان پر بوجھ ہو۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرنے کے ضمن میں مَیں نے بتایا کہ حقیقی مومن اُن پر چلتا ہے اور چلنے کی کوشش کرتا ہے۔اور جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق اور زندگی قرآن کریم کے احکامات کی عملی تصویر ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عائشہؓ جلد نمبر 8 صفحہ 305 حدیث نمبر 25816 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء)

پس اپنی اپنی حیثیت اور استعدادوں کے مطابق ہر ایک کو ان پر عمل کرنے کا حکم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے کہ کیونکہ وہ کسی مومن کو بھی بلاوجہ تکلیف میں نہیں ڈالتا اس لئے جو بھی احکامات ہیں ہر انسان کی عمل کرنے کی طاقت کے اندر ہیں۔

پھر دسویں بات یہ کہ اللہ تعالیٰ سچی خوابیں بھی ہر انسان کو اس لئے دکھاتا ہے تاکہ اُسے انبیاء کی وحی والہام کا کچھ حد تک ادراک ہو سکے۔اگر کبھی سچی خواب ہی نہ آئی ہو تو وہ انبیاء کے دعوے کو بھی محض جھوٹ سمجھے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی والہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے۔اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے۔اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) اس لئے مادہ اُس نے سب میں رکھ دیا ہے‘‘۔(تفسیر حضرت مسیح موعود۔سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 776) چوروں، ڈاکوؤں، زانیوں کو بھی سچی خوابیں آتی ہیں۔

گیارہویں بات یہ کہ بچپن کا زمانہ اور جوانی میں قدم رکھنے سے پہلے کا زمانہ بے خبری کا زمانہ ہے۔اسی طرح جو کم عقل ہیں یا ذہنی معذور ہیں، ان کا احکامات پر عمل نہ کرنا یا اُس طرح پابندی نہ کرنا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ابتدائی زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ کرے گا جیسا کہ خود اس نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہ (۔)

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرۃ آیت 287۔جلد اول صفحہ 777)

بارہویں بات یہ کہ اگر جوانی اور پوری ہوشیاری اور عقل اور تمام قویٰ کی صحت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ ہو تو پھر یہ بات قابل مواخذہ ٹھہرے گی۔

حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ’’ایک ہی زمانہ ہے..........یعنی شباب کا‘‘ زمانہ۔جوانی کا زمانہ، ’’جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔یہی زمانہ ہے جو مواخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں۔لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دے گا۔ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانے کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ

بالخیر ہو جاوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود۔سورۃ البقرۃ آیت 287۔جلداول صفحہ 777)

پس باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جو احکام دئے ہیں اور جن کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر ایک انسان ان کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتا۔باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وسیع تر رحمت اور بخشش کی خوشخبری دی ہے۔اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور خود انسان اپنی وسعتوں اور طاقتوں کا فیصلہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرتا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ بات جہنم میں لے جانے کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود بھی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ(۔) کہنے کے بعد آگے فرمایا ہے کہ (۔) کہ اس نے جو اچھا کام کیا وہ بھی اس کے لئے نفع مند ہے اور جو اس نے بُرا کام کیا وہ بھی اس پر وبال ہو کر پڑے گا۔نیکی کے لئے کَسَبَتْ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو آسانی سے ہوسکتا ہے۔اگر ارادہ ہو۔کیونکہ نیکی فطرت کے مطابق ہے۔لیکن بعض اوقات انسان اپنی بدقسمتی سے فطرت کے مطابق عمل کرنے کی بجائے اکتساب کا راستہ اختیار کرتا ہے جو غیر فطری بات ہے۔اخلاقی قوتوں کو صحیح مواقع پر استعمال نہ کرنے کی وجہ سے انسان اس راستے پر چلتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ آسان راستہ ہے۔لیکن جب گناہوں اور برائیوں میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر احساس ہوتا ہے کہ مَیں ایک تکلیف دہ راستے کی طرف چل پڑا ہوں۔

حضرت مصلح موعود نے اکتساب کا ایک یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بدیوں میں صرف اُس بدی کی سزا ملے گی جس میں اکتساب کا رنگ ہو یعنی قصداً اور ارادۃً اس کا ارتکاب کیا جائے۔اس کو نہ چھوڑے بلکہ جان بوجھ کر اس کو کرتا چلا جائے۔پس اللہ تعالیٰ نہ تو کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف میں ڈالتا ہے اور نہ کوئی ایسے احکامات دیتا ہے جو اس کو تکلیف میں ڈالنے والے ہوں بلکہ عفو اور درگزر اور بخشش سے کام لیتا ہے۔لیکن اگر کسی بدی کے ارتکاب پر انسان کو جرأت پیدا ہو اور وہ کرتا ہی چلا جائے تو پھر اس کی سزا ہے۔اس لئے ہمارے پیارے اور مہربان خدا نے اس آیت کے اگلے حصے میں ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی کہ نیک کاموں کی طرف توجہ رہے جو ہر حال میں فطرت کے مطابق ہیں اور ان پر عمل کرنا انسان کی پہنچ کے اندر بھی ہے۔جیسا کہ فرمایا(۔) کہ اے ہمارے ربّ اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا۔اے ہمارے ربّ! اور تو ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈالنا جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ڈالی اور اے ہمارے ربّ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ہم سے درگزر کر۔ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔تو ہمارا آقا ہے۔پس کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

تزکیہ نفس کے لئے یہ دعائیں انتہائی ضروری ہیں۔کیونکہ جب تزکیہ نفس ہوگا تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ (۔) کا صحیح ادراک بھی ہوگا۔انتہائی عاجزی سے انسان یہ دعا کرتا ہے کہ اے ہمارے خدا ان نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں نہ پکڑ جن کو ہم بھول گئے۔ان لوگوں کا انجام ہمیں نہ دینا جن پر تیری گرفت ہوئی تھی۔اب یہ 'ان کا انجام نہ دینا' اس لئے نہیں تھا کہ ہم بغاوت کرنے والے یا حد سے بڑھنے والے تھے یا تیرے حکموں کی پرواہ نہ کرنے والے تھے۔ بلکہ بوجہ نسیان یا بھول چوک جو انسانی فطرت کا حصہ ہے ہم اسے نہ کر سکے۔اس لئے ہمارے سے اگر کوئی بھول چوک ہوئی ہے تو ہمیں کہیں ان لوگوں میں شمار نہ کر لینا جو عادتاً یہ کرنے والے لوگ تھے۔اور پھر انتہائی عاجزی سے ایک مومن یہ دعا بھی کرتا ہے کہ اے خدا ہم سے اُن باتوں کا مواخذہ نہ کر جو ہم نے عمداً اور جان بوجھ کر نہیں کئے۔ بلکہ سمجھ کی غلطی سے ہم سے وہ عمل سرزد ہو گئے اور ہم سے جو عہد لئے ہیں جو بوجھ ہم پر ڈالے ہیں ان کا حال بھی پہلی قوموں جیسا نہ ہو بلکہ ہمیں ہمارے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ورنہ ہم بھی ان لوگوں کے زمرے میں شامل ہو سکتے ہیں جو قابل مواخذہ ٹھہرے تھے۔اور پھر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔لیکن ایک حقیقی مومن اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کا یہ کام ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو اس کے اس قول کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دعا کرے کہ کہیں میری شامت اعمال مجھے طاقت سے بڑھ کر کسی ابتلا اور بوجھ میں نہ ڈال دے۔اس لئے مجھ سے ہمیشہ درگزر کا سلوک فرما۔مجھے ہمیشہ اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور مَیں ہمیشہ تیرے رحم سے حصہ لیتا رہوں اور جس امام کو قبول کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائی ہے اس پر ہمیشہ قائم رہوں اور بڑھتا چلا جاؤں۔اور میری کمزوریاں میرے دشمن کو کبھی یہ موقع نہ دیں کہ وہ میرے ایمان کو ضائع کر سکے، یا میری وجہ سے میرے دین یا جماعت کو نقصان پہنچ سکے۔بعض دفعہ ایک فرد کی غلطی جماعت کو ابتلا میں ڈال سکتی ہے۔اس لئے ''ہم'' کہہ کر تمام مومنوں کو من حیث الجماعت ایک دوسرے کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ دعاؤں کا مجموعی اثر ہو اور ہر فرد کو بھی اپنے آپ کو پاک کرنے اور ذمہ داری کو سمجھنے کی طرف توجہ پیدا ہو اور جماعت بھی مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتے ہوئے دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام احکامات پر ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو بجالانے کا حکم یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہماری صلاحیتوں اور استعدادوں کو دیکھتے ہوئے دیا ہے اور صرف ہم ایک جگہ کھڑے رہنے والے نہ ہوں بلکہ ہر قسم کی وسعتوں میں خدا تعالیٰ اضافہ فرماتا چلا جائے اور من حیث الجماعت بھی ہم ترقی کی شاہراہوں پر تیزی سے منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول فرمائے۔

غزل

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں

مٹ جائیں ایک آن میں کثرت نمائیاں
ہم آئینہ کے سامنے جب آ کے ہُو کریں

تر دامنی پہ شیخ، ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں!

ہر چند آئینہ ہُوں پر اتنا ہُوں نا قبول
منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے رُو برو کریں

نے گل کو ہے ثبات ، نہ ہم کو ہی اعتبار
کس بات پر چمن، ہوس رنگ و بو کریں

ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدانِ شہر
اے دردؔ، آ کے بیعتِ دستِ سبو کریں

(خواجہ میر درد)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

خلافت سیمینارز

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

۞ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے خلافت احمدیہ کی برکات کے موضوع پر دوسیمینارز منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 24 مئی 2009ء کو ایوان ناصر دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مجید احمد قریشی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ جیل نے خلافت ثالثہ کے دور میں ظاہر ہونے والے ایک عظیم الشان اور جلیل القدر نشان کے عینی شاہد ہونے کے ناطے سے تقریر کی۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے۔ قریشی صاحب کی تقریر کے بعد محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مقرر و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ محترم مولانا صاحب نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کروائی۔ 350 سے زائد انصار نے اس پروگرام سے استفادہ کیا۔

مورخہ 17 جون 2009ء کو محترم مولانا سلطان محمد انور صاحب ناظر خدمت درویشاں کی زیر صدارت ایوان ناصر دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں خلافت کے حوالہ سے تقریب منعقد ہوئی۔ محترم مہمان خصوصی نے برکات خلافت کے حوالہ سے تقریر فرمائی۔ محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مقرر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

والدین اور سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

۞ انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے بعد طلباء و طالبات مختلف پیشہ ور ادارہ جات میں داخلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی طالب علم/طالبہ کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین) پروفیشنل اداروں میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل کاغذات کی ضرورت پڑے گی۔ جس کے لئے قبل از وقت تیاری مکمل کر لی جائے تو بہتر ہوگا۔ کم از کم ان کاغذات کی تیاری کر لی جائے جو اس وقت مکمل کئے جا سکتے ہیں اور کچھ کاغذات کی ضرورت انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کے بعد ہوگی۔

i۔ میٹرک کے رزلٹ کارڈ/سند کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attested

ii۔ انٹرمیڈیٹ پارٹ ون رزلٹ کارڈ کی کم از کم 10 عدد فوٹو کاپی مع Attested

iii۔ پاسپورٹ سائز تصاویر 12 عدد (ان پر Attestation تصویر کی پشت پر کروائیں)

iv۔ ڈومیسائل سرٹیفیکیٹ ابھی سے بنوا لیا جائے کیونکہ اس کی ضرورت خاص طور پر حکومتی ادارہ جات میں پڑتی ہے اور کم از کم 10 عدد کاپیاں کروا کر Attested کروالی جائیں۔

v۔ (ب) فارم کی بھی کاپیاں کروا کر Attested کروالی جائیں۔

تمام طلبہ۔ والدین اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا امور کی تیاری ابھی سے کر لی جائے تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان طلبہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ اور اپنے خاندانوں کے لئے نیک اور مفید وجود بنائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

معلومات درکار ہیں

۞ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

ضلع لیہ کی جماعتوں کی تاریخ مرتب کی جارہی ہے جو آخری مراحل میں ہے جن احباب کا کسی حوالہ سے لیہ سے تعلق رہا ہو۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد اپنی یادداشتیں یا چھپا ہوا مواد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

فون نمبر 0346-7047468

درخواست دعا

۞ مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے کزن محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ دو ماہ سے جگر کے کینسر کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب حالت تشویشناک ہے لندن میں ایک ہومیو ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

۞ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

سانحہ ارتحال

۞ مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ محترم سید سلیم الجابی صاحب شامی ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد دمشق کے ایک ہسپتال میں مورخہ 8 جون 2009ء کو وفات پا گئیں۔ مورخہ 9 جون کو السبو نیہ دمشق میں مکرم سید سلیم الجابی صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے خاندانی قبرستان باب الصغیر میں تدفین ہوئی۔ آپ حضرت زینب صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ حضرت مصلح موعود نے 1955ء میں محترم الجابی صاحب سے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ساری زندگی شام میں ہی گزاری۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق بہت گہرا تھا۔ نہایت نیک خاتون تھیں اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رکھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 جولائی 2009ء کو بیت الفضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 4 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ ساری اولاد شادی شدہ ہے۔ اس طرح ابدال شام کی ایک نسل ان سے جاری ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آزمائشی گیس کورس فری — یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے

گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات و مفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔

فون نمبر: 001-416-832-7056

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)

مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ

فون: 047-6211544,0334-6372686

ویب سائٹ: www.drmazhar.com

ای میل: drmazharca@yahoo.com

انقلاب فرانس

14 جولائی 1789ء کو فرانسیسی عوام نے قلعہ باسل تسخیر کر کے انقلاب فرانس کی بنیاد رکھی۔

انقلاب کے اسباب پر مؤرخین میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس نے اٹھارہویں صدی میں روشن خیالی کی تحریک سے جنم لیا۔ کچھ کے نزدیک یہ جاگیردارانہ نظام کے خلاف پسماندہ طبقوں کی بغاوت تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ نئے سرمایہ داروں نے قدیم معاشرتی اور اقتصادی نظام کے خلاف اپنے حقوق منوانے کی غرض سے یہ قدم اٹھایا۔

بہرحال یہ بات طے ہے کہ یہ انقلاب دراصل صنعتی انقلاب کا ردعمل تھا۔ سرکاری خزانہ خالی پڑا تھا اور کسان و مزدور بھوکے مر رہے تھے۔ دوسری طرف بادشاہ اور امرا رنگ رلیاں منانے میں مصروف تھے۔ ان حالات میں عوامی نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ ملک کا نیا دستور تیار کر کے بادشاہ کے اختیارات محدود کر دیئے جائیں۔ مگر یہ سب کیسے ہو اس کا تعین ہونا باقی تھا۔

اس دوران عوام نے قلعہ باسل پر دھاوا بول دیا جہاں کئی عوامی نمائندے قید تھے۔ یہ عوامی بغاوت پھر پورے فرانس میں پھیل گئی جس کی لپیٹ میں آ کر بادشاہ، ملکہ اور ہزاروں امرا مارے گئے۔ چونکہ عوام کو راہنمائی میسر نہیں تھی۔ اس لئے کئی دن تک ملک میں انتشار رہا۔ بالآخر 1799ء میں نپولین نے انقلابی کارروائی کر کے معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-4594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

1954 NASIR ناصر 2009

مفید و مجرب ادویہ

دنیائے طب کی خدمات کے ۵۵ سال

حبوب مفید اٹھرا | اکسیر بلڈ پریشر | تریاق بواسیر | اکسیر موٹاپا

اکسیر اولاد نرینہ | زدجام عشق خاص | تریاق معدہ

نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

مطب ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

خبریں

موجودہ آئین صدارتی ہے نہ پارلیمانی

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ملک کا موجودہ آئین صدارتی ہے نہ پارلیمانی، یہاں کھچڑی سی بنی ہوئی ہے۔ ہم آئین میں ترامیم کر کے قائداعظم محمد علی جناح اور ذوالفقار علی بھٹو کی سوچ کے مطابق پارلیمانی نظام قائم کریں گے۔ 1973ء کے آئین پر عمل کیا جائے تو اداروں میں تصادم نہیں ہوگا۔ یہ بات انہوں نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے ساتویں کانووکیشن سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کی۔

وزیر اعظم کا سیاسی رہنماؤں کو فون، منموہن سے ملاقات پر اعتماد میں لیا

وزیر اعظم گیلانی غیر وابستہ ممالک کی تحریک کی 15 ویں سربراہ کانفرنس میں شرکت کیلئے آج مصر کے سیاحتی مقام شرم الشیخ روانہ ہوں گے۔ وزیر اعظم اس موقع پر بھارتی ہم منصب منموہن سنگھ سے بھی ملاقات کریں گے۔ جس میں دو طرفہ تعلقات کو بہتر بنانے اور تعطل کا شکار مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنے کے معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ وزیر اعظم گیلانی نے مختلف سیاسی رہنماؤں کو فون کر کے انہیں اپنے بھارتی ہم منصب سے ہونے والی ملاقات کے متعلق اعتماد میں لیا۔

کراچی میں پھر ٹارگٹ کلنگ 18 جاں بحق

کراچی کے مختلف علاقوں میں ایک بار پھر فائرنگ اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت 18 افراد جاں بحق ہو گئے۔ پولیس کے مطابق تمام واقعات ٹارگٹ کلنگ کا ہی نتیجہ ہیں پولیس افسران کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سی پی او کراچی وسیم احمد نے کہا کہ ان کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو عہدے سے ہٹ جائیں یا فورس کے تعاون سے چیلنج سے نمٹیں۔ پولیس میں کالی بھیڑوں کی موجودگی فورس کیلئے بدنامی کا باعث ہیں۔

رکن پنجاب اسمبلی کے خلاف کریڈیٹ کارڈ چوری کا مقدمہ

رکن پنجاب اسمبلی شمائلہ رانا کے خلاف کریڈٹ کارڈ چوری کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا۔ مقدمے کی تفتیش انویسٹی گیشن پولیس کرے گی۔ دکان میں لگے خفیہ کیمروں سے خریداری کی فوٹیج بھی حاصل کر لی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ ایم پی اے سے استعفیٰ بھی طلب کر لیا ہے۔

بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنا مناسب نہیں ہے

گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا التواء مناسب نہیں ہے۔ جبکہ مسلم لیگ (ق) کے بعد پیپلز پارٹی پنجاب کے بلدیاتی نمائندوں نے بھی ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی کی مخالفت کر دی۔ مقررہ وقت پر الیکشن کروانے یا ایک سال توسیع کرنے کی تجاویز پارٹی قیادت کو بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قیادت سے

FLIGHTS 4U — خوشخبری — GOVT LIC NO 5504
جلسہ سالانہ U.K 2009ء کے بابرکت موقع پر U.K جانے والے خواہشمند حضرات ارزاں ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رابطہ کریں۔ علاوہ ازیں تمام ممالک کی ویزہ پروسیسنگ اور U.K کی ارجنٹ اپائنٹمنٹ کے لئے رابطہ کریں۔
ANAS AHMAD
MANAGING DIRECTOR 0321-5119111
M-Luqman Ahmad Travel Consultant
0333-5360781
OFFICE NO,1 BLOCK 36
ABDULLAH CHAMBER FAZLE HAQ
ROAD BLUE AREA ISLAMABAD

فضل ربی دواخانہ
احمد مارکیٹ ریلوے روڈ پر منتقل ہو گیا ہے
047-6216075,03336707226
حکیم قمر احمد فاضل طب الجراحت رجسٹرڈ حکیم

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ایئر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
قیمت 500W/-5500، 700W/-7000، 1000W/-9000 روپے

ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
047-6214510- 049-4423173 فون شوروم پتوکی

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاھد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

ربوہ میں طلوع و غروب 14 جولائی

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:18

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering
in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
➔ Ahmadi Students already studying.
Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
➔ English medium of instruction.
➔ Very appropriate tuition fee.
➔ Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

خوشخبری
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور